مولانا ابوالکلام آزادؒ

ظہور و مقصودِ ظہور

ماہ ربیع الاول کی یاد میں ہمارے لیے جشن و مسرت کا پیام اس لیے تھا کہ اسی مہینے میں خدا کا وہ فرمانِ رحمت دنیا میں آیا جس کے ظہور نے دنیا کی شقاوت و حرمان کا موسم بدل دیا۔ ظلم و طغیان اور فساد و عصیان کی تاریکیاں مٹ گئیں۔ خدا اور اس کے بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ گیا۔ انسانی اخوت و مساوات کی یگانگت نے دشمنیوں اور کینوں کو نابود کر دیا اور کلمۂ کفر و ضلالت کی جگہ کلمۂ حق و عدالت کی بادشاہت کا اعلان عام ہوا۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ (مائدہ ۱۵-۱۶)

اللہ کی طرف سے تمھاری جانب ایک نورِ ہدایت اور کتابِ مبین آئی۔ اللہ اس کے ذریعے سے اپنی رضا چاہنے والوں کو سلامتی اور زندگی کی راہوں پر ہدایت کرتا اور ان کے آگے صراطِ مستقیم کھولتا ہے۔

لیکن دنیا شقاوت و حرمان کے دورسے پھر دکھیا ہو گئی۔ انسانی شر و فساد اور ظلم و طغیان کی تاریکی خدا کی روشنی پر غالب ہونے کے لیے پھیل گئی، سچائی اور راستبازی کی کھیتیوں نے پامالی پائی اور انسانوں کے بے راہ گلے کا کوئی رکھوالا نہ رہا۔ خدا کی وہ زمین جو صرف خدا ہی کے لیے تھی، غیروں کو دے دی گئی اور اس کے کلمۂ حق و عدل کے غمگساروں اور ساتھیوں سے اس کی سطح خالی ہو گئی،

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ ۔ (روم: ۴۱)

زمین کی خشکی اور تری دونوں میں انسان کی پیدا کی ہوئی شرارتوں سے فساد پھیل گیا اور زمین کی صلاح و فلاح غارت ہو گئی۔

پھر آہ! تم اس کے آنے کی خوشیاں تو مناتے ہو، پر اس کے ظہور کے مقصد سے غافل ہو گئے ہو اور وہ جس غرض کے لیے آیا تھا، اس کے لیے تمھارے اندر کوئی ٹیس اور چبھن نہیں۔

یہ ماہ ربیع الاول اگر تمھارے لیے خوشیوں کی بہار ہے، تو صرف اس لیے کہ اسی مہینے میں دنیا کی خزانِ ضلالت ختم ہوئی اور کلمۂ حق کا موسم ربیع شروع ہوا۔ پھر اگر آج دنیا کی عدالت سمومِ ضلالت کے جھونکوں سے مرجھا گئی ہے تو اے غفلت پرستو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ بہار کی خوشیوں کی رسم تو مناتے ہو مگر خزاں کی پامالیوں پر نہیں روتے؟

مجلسیں روشن اور دل تاریک

تم اپنے گھروں کو مجلسوں سے آباد کرتے ہو، مگر تمھیں اپنے دل کی اجڑی ہوئی بستی کی بھی کچھ خبر ہے؟ تم کافوری شمعوں کی قندیلیں روشن کرتے ہو، مگر اپنے دل کی اندھیاری کو دور کرنے کے لیے کوئی چراغ نہیں ڈھونڈتے۔ تم پھولوں کے گلدستے

سجاتے ہو، مگر آہ! تمھارے اعمالِ حسنہ کا پھول مرجھا گیا ہے۔ تم گلاب کے چھینٹوں سے اپنے رومال و آستین کو معطر کرنا چاہتے ہو، مگر آہ! تمھاری غفلت کہ تمھاری عظمتِ اسلامی کی عطر بیزی سے دنیا کے مشامِ روح یکسر محروم ہیں! کاش تمھاری مجلسیں تاریک ہوتیں۔ تمھارے اینٹ اور چونے کے مکانوں کو زیب و زینت کا ایک ذرہ نصیب نہ ہوتا، تمھاری آنکھیں رات رات بھر مجلس آرائیوں میں نہ جاگتیں، تمھاری زبانوں سے ماہ ربیع الاول کی ولادت کے لیے دنیا کچھ نہ سنتی، مگر تمھاری روح کی آبادی معمور ہوتی، تمھاری زبانوں سے نہیں مگر تمھارے اعمال کے اندر سے اسوۂ حسنۂ نبوی کی مدح و ثنا کے لیے ترانے اٹھتے: فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التي في الصدور[1]۔

مجھے یہ ڈر ہے دلِ زندہ، تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

پھر آہ وہ قوم، اور صد آہ اس قوم کی غفلت و نادانی، جس کے لیے ہر جشن و مسرت میں پیامِ ماتم ہے اور جس کی حیاتِ قومی کا ہر قہقہۂ عیش، فغانِ حسرت ہو گیا ہے، مگر نہ تو ماضی کی عظمتوں میں اس کے لیے کوئی منظرِ عبرت ہے، نہ حال کے واقعات و حوادث میں کوئی پیامِ تنبہ و ہوشیاری ہے اور نہ وہ مستقبل کی تاریکیوں میں زندگی کی کوئی روشنی اپنے سامنے رکھتی ہے۔ اسے اپنی کامجوئیوں اور جشن و مسرت کی بزم آرائیوں سے مہلت نہیں، حالانکہ اس کے جشن و طرب کے ہر درود میں ایک نہ ایک پیامِ ماتم و عبرت بھی رکھ دیا گیا ہے، بشرطیکہ آنکھیں دیکھیں، کان سنیں اور دل کی دانائی غفلت و سرشاری نے چھین نہ لی ہو: ان في ذلك لذكرى لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد[2]۔

---

[1] حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی اندھے پن میں پڑتا ہے تو آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں پوشیدہ ہیں (حج ۴۶)

[2] یقیناً اس میں اس کے لیے نصیحت ہے جس کا دل ہے درانحالیکہ وہ کان لگاتا ہے اور اس کا دل حاضر ہے (سورہ ق: ۳۷)

بقیہ از صـ ۱۶

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

کوئی مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اُسے اُس کے اہل و مال سے زیادہ محبوب نہیں ہوتا۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف محبوب بلکہ حبیب ہیں، یعنی حضورؐ کے وہ صفاتِ عالیہ اور فضائلِ متکاثرہ اور محاسنِ جمیلہ اور نعوتِ رفیعہ جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حبیبِ خدا اور محبوبِ خلقِ خدا بنا دیا ہے، ثبات و استقرار رکھتے اور دوام و بقا سے متمکن ہیں۔